باقیات

101

سابق فوجیوں کو ان کی بے لوث خدمات کے تئیں خراج عقیدت پیش کرنے اور ان بہادر جوانوں کے رشتہ داروں کے ساتھ یکجہتی کو تقویت دیتے ہوئے متعدد مقامات پر سابق فوجیوں کی ریلیوں اور گل دائرہ نذر کرنے کی تقریبات کا اہتمام کیا گیا، جن میں جموں، ممبئی، نئی دہلی، پونے، ناگپور، وشاکھاپٹنم، بنگلورو، بریلی، جے پور اور سلی گوڑی شامل ہیں۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جموں کے اکھنور میں ٹانڈہ آرٹلری بریگیڈ کے مقام پر ایک تقریب کے دوران تقریباً 1000 ریٹائرڈ فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے تقریبات کی قیادت کی۔ انہوں نے ریٹائرڈ فوجیوں کے ساتھ بات چیت کی اور مسلح افواج کے ان اہلکاروں کو، جو ریٹائرڈ ہیں جو اور خدمات انجام دے رہے ہیں، ان کی بے مثال بہادری، لگن، قربانی اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ سرحدوں کی حفاظت کرنے کے لیے بے لوث خدمات انجام دینے کے تئیں شکریہ ادا کیا۔ وزیر دفاع نے زور دے کر کہا کہ ملک ہمیشہ مسلح افواج کی مقروض رہے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سبھی ہندوستانی بہادر فوجیوں کا نہایت احترام کرتے ہیں۔ فوجیوں کا یہ احترام ملک کی اقدار سے منسلک ہے۔ انہوں نے اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ سابق فوجیوں کے دن کے موقع پر متعدد تقریبات کا انعقاد کیا جانا ان کے تئیں احترام کو ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے اکھنور میں سابق فوجیوں کے دن کی تقریبات کو بھی اس حقیقت کا ایک واضح ثبوت قرار دیا کہ جموں و کشمیر ہندوستان کا اٹوٹ حصہ رہا ہے، اور رہے گا۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں جموں و کشمیر اور باقی ملک کے درمیان فاصلے کم کرنے کے حکومت کے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کرتے ہوئے دفعہ 370 کی منسوخی کو اس سمت میں ایک اہم قدم قرار دیا۔ وزیر دفاع نے مزید کہا کہ دو ہزار پچیس، 1965 کی بھارت-پاکستان جنگ کے 75 سال مکمل ہونے کا بھی سال ہے اور اس میں ہندوستان کی جیت مسلح افواج کی بہادری اور قربانیوں کا نتیجہ تھی۔" انہوں نے کہا کہ پاکستان، بھارت کے ساتھ لڑی ہوئی ہر جنگ میں شکست سے دوچار ہوا ہے، چاہے وہ 1948 کی جنگ ہو، 1965 کی جنگ ہو، 1971 کی جنگ ہو یا 1999 کی کرگل کی جنگ ہو۔ جموں و کشمیر میں مقامی آبادی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی ہے لیکن یہاں کے لوگوں نے ہمیشہ ان کے ارادوں کو ناکام بنا دیا۔ پاکستان اب بھی دہشت گردی کا سہارا لے رہا ہے۔ آج بھی ہندوستان آنے والے 80 فیصد سے زیادہ دہشت گردوں کا تعلق پاکستان سے ہے۔ اگر اس وقت کی سابقہ حکومت میدان جنگ میں حاصل ہونے والے اہمیت کے حامل فوائد کو نقصانات میں تبدیل نہ کرتی تو دہشت گردی 1965 میں ہی ختم ہو چکی ہوتی۔

دفعہ 370 کی منسوخی کے بعد زمینی صورتحال میں نمایاں بہتری آئی ہے۔"

راج ناتھ سنگھ نے پی او کے کو ہندوستان کے سر کا تاج قرار دیا، جو پاکستان کے لیے ایک غیر ملکی علاقہ سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جموں و کشمیر پی او کے (پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر) کے بغیر نامکمل ہے۔ وہاں رہنے والوں کو باوقار زندگی سے محروم کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کی طرف سے مذہب کے نام پر بھارت کے خلاف انہیں گمراہ کرنے اور اکسانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ پی او کے کی سرزمین دہشت گردی کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔ دہشت گردوں کے تربیتی کیمپ چل رہے ہیں اور سرحد سے ملحقہ علاقوں میں لانچ پیڈس بنائے گئے ہیں۔ بھارتی حکومت صورتحال سے بخوبی واقف ہے۔ پاکستان کو اپنے مذموم عزائم سے باز آنا ہوگا۔"

اپنے خطاب کو سمیٹتے ہوئے مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے سابق فوجیوں، خدمات انجام دینے والے فوجیوں اور ان کے اہل خانہ کی فلاح و بہبود کے تئیں حکومت کے عزم کو دہرایا اور اسے اولین ترجیح قرار دیتے ہوئے انہوں نے یقین دلایا کہ وزارت دفاع (ایم او ڈی) ہمیشہ اپنے فوجیوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے اپنی استعداد سے بڑھ کر کام کرے گی، جو سبکدوش ہونے کے بعد بھی ملک کا اثاثہ ہیں۔ انہوں نے وزارت دفاع کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کا بھی ذکر کیا اور اس بات پر زور دیا کہ حکومت ہر قدم پر ملک کے فوجیوں کے ساتھ شانہ بہ شانہ کھڑی ہے۔

تقریب کے ایک حصے کے طور پر، راج ناتھ سنگھ نے 108 فٹ اونچا قومی پرچم لہرایا اور 'اکھنور ہیریٹیج میوزیم' کا افتتاح کیا۔ یہ میوزیم خطے کی بھرپور تاریخ اور ثقافت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ جموں کو پونچھ سے جوڑنے والی قومی شاہراہ 144 اے پر واقع میوزیم اس خطے کی بھرپور تاریخ اور میراث کا مظہر ہے۔ اس موقع پر سابق فوجیوں کو موٹر سے چلنے والی وہیل چیئرز، ٹیپیا اسکوٹرز، اسکوٹرز اور آٹو رکشا دیے گئے۔ اس موقع پر شکایات کے ازالے اور بیداری کے لیے جگہ جگہ مختلف ریکارڈس دفاتر، دفاعی اور سرکاری فلاحی تنظیموں، بینکوں اور روزگار کے اداروں کے 40 سے زائد اسٹالز/ہیلپ ڈیسک قائم کیے گئے تھے۔

جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا؛ جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ؛ چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انیل چوہان؛ جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف، شمالی کمان کے لیفٹیننٹ جنرل ایم وی سچندرا کمار؛ دیگر سینئر سول اور فوجی افسران؛ وار ووڈیڈ فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر؛ ڈائریکٹوریٹ آف انڈین آرمی ویٹرنز کے ڈائریکٹر؛ سابق فوجیوں اور سابق فوجی تنظیموں کے مختلف نمائندوں نے تقریب میں شرکت کی۔ واضح رہے کہ مسلح افواج کے سابق فوجیوں کا دن ہر سال 14 جنوری کو مسلح افواج کے پہلے کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل کے ایم کریپا کی خدمات کو تسلیم کرنے کے لیے منایا جاتا ہے، جو 14 جنوری 1953 میں سبکدوش ہوئے تھے اور سابق فوجیوں کے اعزاز میں بات چیت کے مختلف پروگراموں کی میزبانی کرتے ہوئے 2016 سے ہر سال یہ دن منایا جاتا ہے۔

102

نے کہا کہ ہندوستان ایک ترقی یافتہ ملک بننے کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کی طرف ثابت قدمی سے آگے بڑھ رہا ہے اور اس کے لیے ہر شہری کی فعال شرکت ضروری ہے۔ "اگر ہم اپنی کمیونٹی کی اجتماعی طاقت، 24 لاکھ سابق فوجیوں، سات لاکھ ویر ناریوں، 28 لاکھ رجسٹرڈ انحصار، 12 لاکھ حاضر سروس فوجی، ان کے 24 لاکھ زیر کفالت، اور 28 لاکھ خاندان کے دیگر افراد پر غور کریں تو یہ ایک ناقابل یقین حد تک 25.1 کروڑ بنتا ہے۔ تجربے، نظم و ضبط اور غیر متزلزل عزم سے مالا مال انسانی سرمایہ قوم کی تعمیر پر نمایاں اثر ڈالنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔"

انہوں نے کہا کہ اس وژن کے مطابق، ہندوستانی فوج ریاستی حکومتوں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "موقعوں کی حد کو بڑھانے کے لیے کوششیں جاری ہیں جہاں سابق فوجی مختلف شعبوں میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں، جس سے قوم کی تعمیر کی بنیاد کو تقویت ملے گی"۔ جنرل دویدی نے مزید کہا کہ اس کوشش کے دو پہلو ہیں جن کو متوازی طور پر آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ پہلا، ریاست اپنے کام میں سابق فوجیوں کی شمولیت سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتی ہے، اور دوسرا، پہچان اور شراکت کا ایک تکمیلی رشتہ قائم کرنا جو سابق فوجیوں اور ریاستی حکومت دونوں کے لیے 'جیت' کی صورت حال پیدا کرتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسی طرح کی کارروائی ضلعی سطح پر بھی زیر غور ہے۔ انہوں نے کہا، "اس تصور پر کچھ گورنروں کے ساتھ تبادلہ خیال کیا گیا ہے، جو خود سابق فوجی ہیں، اور اس اقدام کے پیچھے بنیادی خیالات کو ان کی حمایت حاصل ہوئی ہے"۔ آرمی چیف نے مزید کہا کہ اس اقدام کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ سابق فوجیوں کے درمیان اجتماعی منصوبوں میں شمولیت اور شراکت کے لیے کتنی مؤثر طریقے سے ہم آہنگی قائم کی جاتی ہے۔ یہ موقع 40 سال سے زیادہ عمر کے ہندوستانیوں کے لیے منفرد فوائد پیش کرتا ہے۔

103

"آپ کا خیال رکھنا کوئی احسان نہیں، یہ ہمارا فرض ہے۔ آپ کی بے پناہ خدمات ہمارے انتہائی احترام، شکر گزاری اور تعاون سے کم نہیں ہیں۔ حکومت جموں و کشمیر اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گی کہ سابق فوجیوں کی فلاحی سکیموں کے ذریعے تمام فوائد بغیر کسی تاخیر اور رکاوٹ کے فراہم کئے جائیں۔" انہوں نے سابق فوجیوں پر بھی زور دیا کہ وہ سسٹم میں کسی بھی تشویش یا خلا کو اجاگر کریں تاکہ انہیں فوری طور پر دور کیا جا سکے۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا، "اگر ہماری کوششوں میں کوئی چیلنج یا کمزوری ہے تو براہ کرم انہیں ہماری توجہ میں لائیں تاکہ ہم ان کو حل کرنے کے لئے مل کر کام کر سکیں۔ ہم اسی لگن کے ساتھ آپ کی خدمت کرنے کے لئے پرعزم ہیں جو آپ نے ملک کی خدمت میں دکھائی تھی۔" انہوں نے ٹانڈا آرٹلری بریگیڈ میں منعقدہ نویں آرمڈ فورسز ویٹرنز ڈے میں شرکت کرنے والے سابق فوجیوں اور ان کے اہل خانہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور ملک کی آزادی اور امن کے تحفظ میں سابق فوجیوں کے اہم رول پر زور دیا۔

عمر عبداللہ نے سابق فوجیوں کی بے مثال وابستگی کو اجاگر کرتے ہوئے ان کی ہمت اور لگن کا اعتراف کرتے ہوئے کہا، "آپ نے اپنی ذاتی بھلائی اور عظیم تر بھلائی کے خوابوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے قوم کو ہر چیز پر ترجیح دی۔ آپ نے ہماری سرحدوں کی حفاظت کی وہیں آپ نے ہمیں امن کا انمول تحفہ بھی دیا۔ یہ آپ کی خدمت کی وجہ سے ہے کہ ہم رات کو آرام سے سوتے ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ ہمارا ملک محفوظ ہاتھوں میں ہے۔" انہوں نے یقین دلایا، "ہم ہمیشہ آپ کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ آپ کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا اور ہم ہر آپ کا ہر ممکن تعاون کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ آپ نے قوم کے تئیں اپنا فرض عزت کے ساتھ نبھایا ہے۔ اب ہماری باری ہے کہ ہم اپنا کام کریں۔" اس سے قبل وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جموں کے اکھنور میں 108 فٹ اونچا قومی پرچم لہرایا اور ایک ہیریٹیج میوزیم کا افتتاح کیا۔ ان کے ساتھ لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، چیف آف ڈیفنس سٹاف اور سینئر افسران بھی موجود تھے۔

104

ناتھ سنگھ کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے آرمڈ فورسز کے جوانوں اور ان کے اہل خانہ کے مفادات کے تحفظ کے لئے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا "سرحدوں کی حفاظت کرنے والے فوجی ملک کی سلامتی اور ترقی کے ضامن ہیں۔ یہ سماج کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ فوجیوں اور سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود کے لئے ٹھوس اقدامات کرے۔" انہوں نے کہا کہ اکھنور کی مبارک سرزمین پر ہمارے سابق فوجیوں کی بہادری اور جرأت کی داستان کے انمٹ نقوش موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر دفاع کے ذریعے قوم کو وقف کیا گیا 108 فٹ اونچا یادگار قومی پرچم اور اکھنور ہیریٹیج میوزیم آنے والی نسلوں کو متاثر کرے گا اور ہمیں مادر وطن کے لئے ہمارے بہادر سپاہیوں اور ان کے اہل خانہ کی بے لوث عقیدت اور قربانیوں کی یاد دلاتا رہے گا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا، "شہید کا گھر ایک پوتر مندر ہے۔ یہ احساس اور احترام عام آدمی کے ذہنوں میں ہونا چاہئے۔ انتظامیہ اور معاشرہ ان لوگوں کا شکریہ ادا کر سکتا ہے جنہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے ملک کے لئے سب کچھ قربان کر دیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ وہ آرام اور وقار کی زندگی گزاریں۔"

انہوں نے مختلف فلاحی پروگراموں کو اجاگر کیا جو سابق فوجیوں کے بچوں کی تعلیم اور ان کے بہتر کیریئر کے امکانات کے لئے مدد اور سپورٹ فراہم کرتے ہیں۔ اس موقعہ پر لیفٹیننٹ گورنر نے بھارتی فوج کے پہلے کمانڈر ان چیف فیلڈ مارشل کے ایم کیریپا کو بھی خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقعہ پر آرمڈ فورسز کے شہداء کے احترام میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی۔ سابق فوجیوں اور ویر ناریوں میں موٹرائزڈ وہیل چیئرز، ریٹروفٹیڈ سکوٹی جیسی امداد تقسیم کی گئی۔

105

وقف کر دیں۔ ان کی قربانیاں، حوصلے اور فرض کے لیے غیر متزلزل عزم مثالی ہیں۔ ہمارے سابق فوجی ہیرو اور حب الوطنی کی زندہ علامتیں ہیں۔ ہماری حکومت ایسی ہے جس نے ہمیشہ سابق فوجیوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا ہے اور ہم آنے والے وقتوں میں بھی ایسا کرتے رہیں گے۔

106

حسین اور ان کے بچے جاں بحق ہو گئے۔ ہلاکتوں کا سلسلہ فضل حسین اور ان کے بچوں سے شروع ہوا جن میں ارابیہ کوثر، رخسار احمد، رفتار احمد اور فرمانہ کوثر شامل تھے۔ جبکہ 12 دسمبر 2024 کو ایک اور خاندان کے چار افراد کی ہلاکت ہوئی تھی۔ نازیہ کوثر جو محمد رفیق کی بیٹی تھی گھر پر وفات پا گئیں جبکہ اشتیاق احمد اور اشفاق احمد جو محمد رفیق کے بیٹے تھے جموں اسپتال میں وفات پا گئے۔ محمد رفیق کی بیوی بھی جی ایم سی راجوری میں علاج کے دوران وفات پا گئیں۔ حالیہ میں 12 جنوری 2025 پر اسرار بیماری سے محمد اسلم نامی شخص کے چھ بچوں کی طبیعت اچانک سے ناساز ہو گئی جن کو فوری طور پر جی ایم سی راجوری ریفر کیا گیا تاہم چار بہن بھائی لقمہ اجل بن گئے ہیں جبکہ دو بہنیں یاسمین اختر اور زبینہ کوثر اس وقت جموں اسپتال میں زیر علاج ہیں۔

حکام ابھی تک پراسرار بیماری کی اصل وجہ کی تصدیق نہیں کر پائے ہیں حالانکہ وسیع پیمانے پر نمونے اکٹھے کیے گئے ہیں اور تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ پونے سے ماہرین کی ٹیمیں علاقے میں مدد کے لیے بھیجی گئی ہیں تاکہ بیماری کے اصل سبب کا پتہ چلایا جا سکے۔ ضلع راجوری کے ڈپٹی کمشنر ابھیشیک شرما ذاتی طور پر صورتحال کا جائزہ لے رہے ہیں تاکہ بروقت مداخلت اور امداد کی یقین دہانی کرائی جا سکے۔ اے ڈی سی کوٹرانکہ دل میر متاثرہ علاقے کا دورہ کر کے جاری کوششوں کو مانیٹر کر رہے ہیں اور مقامی سطح پر مدد فراہم کر رہے ہیں۔

ضلع انتظامیہ کی ہدایت پر صحت کے محکمہ کی ٹیموں کی جانب سے روابط کی نگرانی اور نمونے اکٹھے کرنے کا عمل تیز کیا گیا ہے۔ آج تک 272 نمونے اکٹھے کیے گئے ہیں تاکہ ممکنہ صحت کے خطرات کی شناخت کی جا سکے۔ علاقے میں کھانے پینے اور پانی کے نمونے پہلے سے جمع کیے گئے ہیں تاکہ ضروری سامان کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔ صحت کے محکمہ کی ایک مخصوص ٹیم جس کی قیادت ڈاکٹر راکیش منگوترا ڈائریکٹر صحت جموں اور ڈاکٹر مسعود ارانہ چیف میڈیکل آفیسر راجوری کر رہے ہیں کوٹرانکہ میں موجود ہے تاکہ آپریشنز کی نگرانی کی جا سکے۔ ایک موبائل میڈیکل یونٹ اور ایمبولینس بھی کسی بھی ہنگامی ضرورت کے لیے تیار ہیں۔ دسمبر میں ہونے والی اموات کے بعد پونے کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف وائرولوجی پی جی آئی چندی گڑھ اے آئی آئی ایم ایس دہلی اور نیشنل سینٹر فار ڈیزیز کنٹرول (این سی ڈی سی)، دہلی کی ماہر ٹیمیں بھی گاؤں کا دورہ کر چکی ہیں تاکہ تحقیقات میں مدد فراہم کی جا سکے۔ وزیر صحت سکینہ مسعود اتو نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ دسمبر میں کچھ اموات رپورٹ ہوئی تھیں مگر اس وقت حالات قابو میں تھے۔ تاہم پر اسرار بیماری کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ انہوں نے کہا کہ چند دن قبل ایک تقریب میں شرکت کرنے والے 6 بچوں کی طبیعت خراب ہوئی۔ ان میں سے کچھ کو فوراً جی ایم سی راجوری منتقل کیا گیا جبکہ دیگر کو جی ایم سی جموں لے جایا گیا۔ افسوسناک طور پر گزشتہ چند دنوں میں کچھ بچے اس بیماری کے باعث جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ تمام طبی ٹیموں کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہوں بشمول ڈائریکٹرز، ایچ او ڈی میڈیکل سپرنٹنڈنٹس ڈی ڈی سی ڈی سی اور ایس ایس پیز وہ تمام اس صورتحال پر کام کر رہے ہیں۔ میں نے صحت کے سیکریٹری کو ہدایت دی ہے کہ وہ علاقے کا دورہ کر کے صورتحال کا ذاتی طور پر جائزہ لیں، انہوں نے کہا۔

وزیر صحت نے کہا کہ ابھی تک لیے گئے نمونوں سے کوئی حتمی نتائج حاصل نہیں ہو سکے ہیں اور کچھ ٹیسٹ رپورٹس ابھی تک آنا باقی ہیں۔ وہ عوام کو بتائیں گی جیسے ہی نتائج موصول ہوں گے۔ ڈی آئی جی راجوری-پونچھ تیجندر سنگھ ڈپٹی کمشنر راجوری ابھیشیک شرما اور سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس گورو سکروار بڈھال کا دورہ کر کے موجودہ صورتحال کا جائزہ لے رہے ہیں اور کمیونٹی کو فوری مدد فراہم کرنے کی یقین دہانی کر رہے ہیں۔ ریلیف اقدامات کے حصے کے طور پر ڈی سی راجوری نے ایمبولینس، صحت کی ٹیموں اور آشا کارکنوں کو تعینات کیا ہے تاکہ مقامی لوگوں کو ضروری طبی امداد فراہم کی جا سکے۔ مزید برآں دیگر محکمے بھی عوامی تعاون اور ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے متحرک ہیں۔ نمونے جمع کیے جا چکے ہیں اور بیماری کی وجوہات معلوم کرنے کے لیے تحقیقات جاری ہیں۔ انتظامیہ صورتحال کا قریب سے جائزہ لے رہی ہے اور تحقیقات کے نتائج کی بنیاد پر ضروری اقدامات اٹھائے گی۔ عوام کو اضطراب میں نہ آنے کی اور حکام کی جانب سے جاری کردہ ہدایات پر عمل کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ صحت کی ٹیموں کے علاوہ پولیس نے بھی اس معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔

دورے کے دوران ڈپٹی کمشنر نے مقامی افراد سے بات کی تاکہ ان کے فوری خدشات کو سمجھا جا سکے اور بروقت مداخلت اور مشترکہ محکماتی کوششوں کی اہمیت کو اجاگر کیا جا سکے۔ ایس ایس پی گورو سکر وار نے مقامی باشندوں کو بہتر سیکورٹی تدابیر اور کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری کارروائی کی یقین دہانی کرائی۔ ضلع انتظامیہ بڈھال کے رہائشیوں کی حفاظت صحت اور بہبود کے لیے پرعزم ہے اور ان کی تشویشات کو دور کرنے اور مکمل مدد فراہم کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ صحت سے متعلق کسی بھی پریشانی کے لیے عوام کو ضلع کنٹرول روم یا مقامی صحت حکام سے رابطہ کرنے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس بیماری کو پہلے فوڈ پائزننگ سمجھا گیا تھا لیکن مسلسل اموات میں اضافہ ہونے کے باعث معاملے نے سنگینی کو بڑھا دیا ہے حکام پر اسرار بیماری کی وجوہات کی تحقیقات میں متواتر مصروف ہے۔

107

اور ویر ناریوں کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں چیف آف ڈیفنس سٹاف (سی ڈی ایس) جنرل انیل چوہان، جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا، رکن پارلیمان جگل کشور و دیگر فوجی و سول افسروں نے شرکت کی۔

قابل ذکر ہے کہ مسلح افواج کے سابق فوجیوں کا دن ہر سال 14 جنوری کو مسلح افواج کے پہلے کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل کے ایم کریپا کی خدمات کو تسلیم کرنے کے لیے منایا جاتا ہے، جو سال 1953 میں اس دن ریٹائر ہوئے تھے۔ یہ دن پہلی بار 2016 میں منایا گیا تھا اور اس کے بعد سے ہر سال سابق فوجیوں کے اعزاز میں اس طرح کے انٹرایکٹو پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

108

بی جے پی رہنماؤں نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ترقیاتی وژن کی تعریف کرتے ہوئے این سی حکومت کو گورننس کے عملی اقدامات کی یاد دہانی کرائی۔

تفصیلات کے مطابق بی جے پی جموں و کشمیر کے ترجمان ارون گپتا نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک بار پھر جموں و کشمیر کے عوام سے کیے گئے تمام وعدے پورے کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے، اور کچھ وعدے پہلے ہی پورے کیے جا چکے ہیں، جبکہ باقی مناسب وقت پر پورے کیے جائیں گے۔ ارون گپتا نے بی جے پی کے دیگر رہنماؤں وائی وی شرما اور ڈاکٹر پردیپ مہوترا کے ہمراہ ترکوٹہ نگر جموں میں پارٹی کے مرکزی دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نیشنل کانفرنس (این سی) کی حکومت کو سیاسی فائدے کے لیے ریاست کے درجے جیسے جذباتی مسائل اٹھانے کے بجائے، جموں و کشمیر میں مؤثر اور نتیجہ خیز گورننس پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

ارون گپتا نے کہا کہ این سی حکومت، جس کے پاس 35 سے زائد محکمے ہیں، پچھلے تین ماہ میں کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہیں کر سکی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو صرف ریاست کے درجے جیسے وعدوں کا بار بار ذکر کرنے کے بجائے عوام کی توقعات کو پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ این سی حکومت کے پاس نہ کوئی پالیسی ہے اور نہ ہی کوئی مستقبل کا نقشہ، اور وہ عوام کو نظر انداز کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ حکومت ہند نے جموں و کشمیر میں بے شمار انفراسٹرکچر منصوبوں کے لیے لبرل فنڈنگ فراہم کی ہے لیکن ان منصوبوں کے فوائد مقامی حکومت کی مؤثر حکمت عملی کے بغیر ممکن نہیں۔

ارون گپتا نے کہا کہ مرکزی حکومت نے جموں و کشمیر میں چار اہم راہداری منصوبے شروع کیے ہیں، جن پر 50,000 کروڑ روپے لاگت آرہی ہے۔ جموں-سرینگر راہداری پر 16,000 کروڑ، جموں-چنانی-اننت ناگ پر 14,000 کروڑ، سورنکوٹ-شوپیاں-بارہمولہ پر 10,000 کروڑ، جموں-اکھنور-سورنکوٹ-پونچھ پر 5,000 کروڑ، اور کٹھوعہ-بسولی-بھدرواہ-ڈوڈہ پر 3,400 کروڑ روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دہلی-کٹرا منصوبہ 41,000 کروڑ روپے کی لاگت سے ترقی پا رہا ہے، اور ایک نیا منصوبہ پڈر-زنسکر روڈ بھی تیار کیا جا رہا ہے۔

بی جے پی ترجمان وائی وی شرما نے کہا کہ یہ جموں و کشمیر میں ترقی کا سنہری دور ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں کشمیر ریل لنک اور زیڈ-موڑھ سرنگ جیسے منصوبے جاری ہیں، اور عوام سرد موسم میں بھی وزیر اعظم کو سننے کے لیے بے چین رہتے ہیں۔ انہوں نے این سی حکومت سے اپیل کی کہ وہ ترقی پر توجہ دے اور عوامی مسائل کو مرکزی حکومت کے فراہم کردہ وسائل کے ذریعے حل کرے۔

109

اس سے متعلق آئی ایم ڈی کے مستقبل کا خاکہ پیش کرنے والی ایک وژن دستاویز کا اجرا بھی کیا گیا ہے۔ انہوں نے آئی ایم ڈی کے 150 سال کے اس اہم موقع پر شہریوں کو مبارکباد پیش کی۔

وزیر اعظم نے کہا کہ آئی ایم ڈی نے اپنے 150 سالہ سفر کے حصے کے طور پر، نوجوانوں کو شامل کرنے کے لیے قومی موسمیاتی اولمپیاڈ کا انعقاد کیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہزاروں طلباء نے اس میں شرکت کی، جس سے موسمیات میں ان کی دلچسپی میں مزید اضافہ ہوگا۔ وزیر اعظم مودی نے کچھ عرصہ قبل نمائش کے مقام پر نوجوانوں کے ساتھ اپنی بات چیت کو یاد کیا اور ان تمام نوجوانوں کو مبارکباد دی جو آج اس موقع کا حصہ تھے۔

اس بات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ آئی ایم ڈی 15 جنوری 1875 کو مکر سنکرانتی کے بہت قریب قائم کیا گیا تھا، وزیر اعظم مودی نے کہا کہ "ہم سب ہندوستان کی روایت میں مکر سنکرانتی کی اہمیت کو جانتے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ گجرات سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے طور پر ان کا پسندیدہ تہوار مکر سنکرانتی ہوا کرتا تھا۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ مکر سنکرانتی سورج کی برج جدی (کیپر یکورن) میں تبدیلی اور اس کی شمال کی طرف منتقلی کی علامت ہے، جسے اترائن کہا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ دور شمالی نصف کرہ میں سورج کی روشنی میں بتدریج اضافے کی نشاندہی کرتا ہے، جس کی وجہ سے فصلوں کی تیاری میں مدد ملتی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ مکر سنکرانتی پورے ہندوستان میں شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک مختلف ثقافتی اظہار کے ساتھ منائی جاتی ہے۔ انہوں نے اس موقع پر تمام شہریوں کو مبارکباد پیش کی۔

مودی نے کہا کہ "کسی ملک کے سائنسی اداروں کی ترقی سائنس کے تئیں اس کی بیداری کی عکاسی کرتی ہے۔" انہوں نے کہا کہ سائنسی اداروں میں تحقیق اور اختراع نئے ہندوستان کے مزاج کا لازمی حصہ ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ پچھلی دہائی کے دوران آئی ایم ڈی کے بنیادی ڈھانچے اور ٹیکنالوجی میں غیر معمولی توسیع دیکھی گئی ہے، جس میں ڈوپلر ویدر ریڈارز، آٹومیٹک ویدر اسٹیشنز، رن وے ویدر مانیٹرنگ سسٹم اور ضلع کے لحاظ سے بارش کی نگرانی کرنے والے اسٹیشنوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، ان سب کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان میں موسمیات کو خلا اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ انٹارکٹیکا میں ہندوستان کی دو موسمیاتی رصدگاہیں ہیں، جن کا نام میتری اور بھارتی ہے اور پچھلے سال، سپر کمپیوٹر آرک اور ارونیکا متعارف کرائے گئے تھے، جس سے آئی ایم ڈی کی معتبریت میں اضافہ ہوا۔ وزیر اعظم نے مشن موسم کے آغاز کا اعلان کیا، جو ایک پائیدار مستقبل اور مستقبل کی تیاری کے تئیں ہندوستان کے عزم کی علامت ہے اور اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ملک تمام موسمی حالات کے لیے تیار ہے اور آب و ہوا کے تعلق سے باخبر ملک بن رہا ہے۔

وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ سائنس کی موزونیت نہ صرف نئی بلندیوں تک پہنچنے میں ہے، بلکہ عام آدمی کے لیے زندگی گزارنے کے عمل میں آسانی کو مزید بہتر بنانے میں بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایم ڈی نے موسم کی درست معلومات کو ہر کسی تک پہنچانا یقینی بناتے ہوئے اس معیار پر پیش رفت کی ہے۔ وزیر اعظم نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ارلی وارننگ فار آل پہل اب 90 فیصد سے زیادہ آبادی کا احاطہ کرتی ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ کوئی بھی کسی بھی وقت ماضی اور آنے والے 10 دنوں کی موسمی معلومات تک رسائی حاصل کر سکتا ہے، یہاں تک کہ واٹس ایپ پر پیش گوئیاں بھی دستیاب ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'میگھ دوت موبائل ایپ' تمام مقامی زبانوں میں موسم کی معلومات فراہم کرتی ہے۔ وزیر اعظم مودی نے نشاندہی کی کہ 10 سال پہلے صرف 10 فیصد کسان اور مویشی مالکان موسم سے متعلق مشورے استعمال کرتے تھے، لیکن آج یہ تعداد بڑھ کر 50 فیصد سے زیادہ ہو گئی ہے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ موبائل فون پر اب بجلی گرنے کی وارننگ ممکن ہے۔ وزیر اعظم نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ پہلے لاکھوں سمندری ماہی گیروں کے خاندان سمندر میں جانے سے گھبراتے تھے، لیکن اب آئی ایم ڈی کے تعاون سے ماہی گیروں کو بروقت انتباہات موصول ہوتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ریئل ٹائم اپ ڈیٹس حفاظت کو بڑھاتے ہیں اور زراعت اور بلیو اکانومی جیسے شعبوں کو مضبوط کرتے ہیں۔

وزیر اعظم مودی نے کہا کہ "ملک کی آفات سے نمٹنے کی صلاحیتوں کے لیے موسمیات بہت اہم ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ قدرتی آفات کے اثرات کو کم سے کم کرنے کے لیے موسمیات کی کارکردگی کو زیادہ سے زیادہ کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان نے اس اہمیت کو مستقل طور پر سمجھا ہے اور اب وہ ان آفات کے اثرات کو کم کرنے میں کامیاب ہے، جنہیں کبھی ناگزیر سمجھا جاتا تھا۔ 1998 میں کانڈلا، کچھ میں سمندری طوفان اور 1999 میں اڈیشہ میں آنے والے سپر سائیکلون کی وجہ سے ہونے والی تباہی کو یاد کرتے ہوئے، جس کے نتیجے میں ہزاروں اموات ہوئی تھیں، وزیر اعظم نے کہا کہ حالیہ برسوں میں، متعدد بڑے طوفانوں اور آفات کے باوجود، ہندوستان نے زیادہ تر معاملات میں جانی نقصان کو کامیابی کے ساتھ کم یا ختم کیا ہے۔ انہوں نے ان کامیابیوں میں محکمہ موسمیات کے اہم کردار کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ سائنس کے انضمام اور تیاریوں نے اربوں روپے کے معاشی نقصانات کو بھی کم کیا ہے، جس سے معیشت میں لچک پیدا ہوئی ہے اور سرمایہ کاروں کا اعتماد بھی بڑھا ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ "سائنس میں پیش رفت اور اس کا مکمل استعمال ملک کی عالمی شبیہ کی کلید ہے۔" انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان کی موسمیاتی ترقی نے اس کی آفات سے نمٹنے کی صلاحیت کو مضبوط کیا ہے، جس سے پوری دنیا کو فائدہ ہوا ہے۔" وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان کا فلیش فلڈ گائیڈنس سسٹم نیپال، بھوٹان، بنگلہ دیش اور سری لنکا کو معلومات فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'وشو بندھو' کے طور پر ہندوستان قدرتی آفات کے وقت دوسرے ممالک کی مدد کے لیے ہمیشہ سب سے پہلے کھڑا رہتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس سے ہندوستان کی عالمی شبیہ میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے اس کامیابی میں آئی ایم ڈی کے سائنسدانوں کے اہم تعاون کی تعریف کی۔

آئی ایم ڈی کی 150 ویں سالگرہ کے موقع پر ہندوستان کی موسمیاتی مہارت کی بھرپور تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ موسم، انسانی ارتقا کو متاثر کرنے والا ایک بنیادی عنصر رہا ہے اور پوری تاریخ میں دنیا بھر کے لوگوں نے موسم اور ماحولیات کو سمجھنے کی مسلسل کوشش کی ہے۔ ہندوستان کی موسمیاتی مہارت کی بھرپور تاریخ پر اظہار خیال کرتے ہوئے اور اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ روایتی علم کو ویدوں، سمہیتوں اور سوریہ سدھانت جیسے قدیم متون میں دستاویزی حیثیت دی گئی ہے اور اس کا بہتر اور گہرائی سے مطالعہ پیش کیا گیا ہے، وزیر اعظم مودی نے کہا کہ تمل ناڈو کا سنگم ادب اور شمال میں گھاگ بھڈاری کا لوک ادب موسمیات کے بارے میں وسیع معلومات پر مشتمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ موسمیات کو ایک علیحدہ شاخ نہیں سمجھا جاتا تھا، بلکہ اسے فلکیاتی حسابات، آب و ہوا کے مطالعے، جانوروں کے رویے اور سماجی تجربات کے ساتھ مربوط کیا گیا تھا۔ وزیر اعظم نے کرشی پراشر اور برہت سمہیتا جیسے اہم کاموں کا ذکر کیا، جن میں بادل کی تشکیل اور اقسام اور سیاروں کے مقام پر ریاضیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ کرشی پراشر کا حوالہ دیتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ زیادہ یا کم ماحولیاتی دباؤ اور درجہ حرارت، بادلوں کی خصوصیات اور بارش کو متاثر کرتے ہیں۔ انہوں نے قدیم اسکالرز کی طرف سے جدید مشینری کے بغیر کی جانے والی وسیع تحقیق پر تبصرہ کرتے ہوئے ان کے گہرے علم اور لگن پر زور دیا۔ انہوں نے ثابت شدہ روایتی علم کو جدید سائنس سے جوڑنے کی اہمیت پر زور دیا اور اس سمت میں مزید تحقیق کیے جانے کی اپیل کی۔ وزیر اعظم نے کچھ سال پہلے ان کی طرف سے لانچ کی گئی کتاب "پری ماڈرن کچھی نیویگیشن ٹیکنکس اینڈ وائجز" کا حوالہ دیا، جو گجرات کے ملاحوں کے صدیوں پرانے سمندری علم کو دستاویزی شکل دیتی ہے۔ انہوں نے ہندوستان کی قبائلی برادریوں کے اندر بھرپور علمی ورثے کو بھی تسلیم کیا، جس میں فطرت اور جانوروں کے رویے کی گہری تفہیم شامل ہے۔

انہوں نے عصری سائنسی طور طریقوں کے ساتھ اس علم کی زیادہ سے زیادہ کھوج اور انضمام پر زور دیا۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ جیسے جیسے آئی ایم ڈی کی موسمی پیش گوئیاں زیادہ درست ہوں گی، ان کی اہمیت بڑھے گی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ آئی ایم ڈی کے ڈیٹا کی مانگ مختلف شعبوں، صنعتوں اور یہاں تک کہ روزمرہ کی زندگی میں بھی بڑھے گی۔ وزیر اعظم نے زلزلوں جیسی قدرتی آفات کے لیے انتباہی نظام تیار کرنے سمیت مستقبل کی ضروریات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کام کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے سائنسدانوں، ریسرچ اسکالروں اور آئی ایم ڈی جیسے اداروں کو نئی پیش رفت کے لیے کام کرنے کی ترغیب دی۔

اپنے خطاب کا اختتام کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ہندوستان عالمی خدمات اور سلامتی کی سمت میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے آئی ایم ڈی اور موسمیات سے وابستہ تمام لوگوں کو ان کے 150 سالہ سفر پر مبارکباد پیش کی۔ ارضیاتی سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ، پروفیسر سیلیسٹ ساؤلو، عالمی موسمیاتی تنظیم (ڈبلیو ایم او) کے سکریٹری جنرل اس تقریب میں دیگر معززین کے ساتھ موجود تھے۔

110

کو 4G کنکٹیوٹی کے ساتھ جوڑنے کا منصوبہ ہے۔ بی ایس این ایل نے ڈیجیٹل انڈیا مشن کے تحت تیز رفتار انٹرنیٹ فراہم کرنے کے لیے FTTH اور ایئر فائبر خدمات کا آغاز کیا ہے۔ فیز-3 کے دوران تمام بلاک ہیڈکوارٹرز اور گرام پنچایتوں کو فائبر پر ہائی اسپیڈ انٹرنیٹ سے منسلک کیا جائے گا۔

رکن پارلیمنٹ نے بی ایس این ایل جموں بزنس ایریا کی براڈ بینڈ ویڈیبلیٹی کی کمی اور دیگر ٹی ایس پیز کے مقابلے میں بی ایس این ایل موبائل ٹاورز کی تعداد پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے معیار کی بہتری اور صارفین کے اطمینان کے لیے ٹاورز کی تعداد بڑھانے اور خدمات کی دستیابی پر زور دیا۔ اجلاس کے اختتام پر، رکن پارلیمنٹ نے بی ایس این ایل جموں بزنس ایریا کی جانب سے وائرڈ اور وائرلیس دونوں شعبوں میں ڈیٹا خدمات کو بہتر بنانے کے لیے کی جانے والی کوششوں پر اطمینان کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ آئندہ مالی سال تک ان کوششوں کے مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ اجلاس میں بی ایس این ایل کے دیگر افسران بشمول نند کشور، راجیش کھنہ، راکیش شرما، راجیش شرما، پرن ناتھ رانا، وجے کمار شرما، اور اے کے موریا نے شرکت کی۔

111

سربراہ مس مالو شرما بھی شامل تھیں۔ وفد نے بڑھتے ہوئے منشیات کے مسئلے پر تبادلہ خیال کیا اور ایک مضبوط منشیات سے پاک معاشرے کی تشکیل کے لیے مشترکہ اقدامات کی تجویز پیش کی۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے منشیات کے خلاف جنگ میں تعلیمی اداروں کے کلیدی کردار کو تسلیم کیا اور نوجوانوں کو تعمیری سرگرمیوں میں شامل کرنے کے لیے فعال اقدامات کی حوصلہ افزائی کی۔ ایک اور وفد، جس کی قیادت لبانہ کمیونٹی کے صدر گرجوت سنگھ کر رہے تھے، نے بھی ڈاکٹر عبداللہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے اپنی کمیونٹی کو درپیش مختلف مسائل سے آگاہ کیا اور ان کے حل کے لیے ڈاکٹر عبداللہ سے مداخلت کی درخواست کی۔ ڈاکٹر عبداللہ نے انہیں مکمل تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے تمام کمیونٹیز کے لیے شمولیتی ترقی اور مساوی مواقع کی اہمیت پر زور دیا۔ جے کے این سی کے صوبائی صدر رتن لال گپتا نے بھی اس گفتگو میں حصہ لیا اور جموں و کشمیر کے تمام اضلاع میں بحالی مراکز کے قیام کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ایسے مراکز منشیات کی لت کے شکار افراد کو بحالی اور معاشرے میں دوبارہ شامل ہونے کے لیے ایک منظم ماحول فراہم کریں گے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے جموں و کشمیر کے عوام کو درپیش چیلنجز کے حل کے لیے اپنی وابستگی کا اعادہ کیا اور وفود کو ان مسائل سے نمٹنے میں پارٹی کی غیر متزلزل حمایت کا یقین دلایا۔

112

کی ضرورت پر زور دیا اور اہم کاموں کی تکمیل میں غیر ضروری تاخیر سے خبردار کیا۔ وزیر موصوف نے اس بات کو برقرار رکھتے ہوئے کہا کہ حکومت نے کالی دھر رینج میں مٹی کے تحفظ کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر موسمیاتی تبدیلی کے چیلنجوں کے پیش نظر زیادہ توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے نالوں کے ساتھ مٹی کے تحفظ کے اقدامات کو ترجیح دینے اور کالی دھر رینج میں بنجر جگہوں پر شجر کاری کی کوششیں شروع کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدامات ماحولیاتی استحکام کے لئے انتہائی اہم ہیں اور مٹی کے کٹاؤ کو روکنے اور حیاتیاتی تنوع کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

جاوید احمد رانا نے ماحولیات اور مٹی کے تحفظ کے بارے میں بیداری پیدا کرنے پر زور دیا اور بہتر نتائج کے لئے کمیونٹی کی شمولیت پر زور دیا۔ انہوں نے افسروں سے کہا کہ وہ کالی دھر رینج کی بنجر زمینوں میں جنگلات کے رقبے کو بڑھانے کے لئے ایک منصوبہ تیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ پودے لگا کر شجر کاری شروع کی جائے، جس سے نہ صرف روزگار کے مواقع میسر ہوں گے بلکہ دیرپا ترقی کو فروغ ملے گا اور موسمیاتی تبدیلیوں کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ اکھنور کے دورے کے دوران بہت سے لوگوں نے وزیر کو یادداشتوں اور انفرادی درخواستیں بھی پیش کیں اور اپنے مسائل کے جلد حل کا مطالبہ کیا۔ اس موقعہ پر مقامی لوگوں نے جل شکتی، آبپاشی اور سیلاب کنٹرول اور محکمہ جنگلات سے متعلق مسائل اٹھائے۔ وزیر موصوف نے افسروں سے کہا کہ وہ نئے کاموں کے ڈی پی آر کی تیاری اور علاقے میں حکومتی سکیموں کو عملانے میں مقامی رکن قانون ساز اسمبلی کو اعتماد میں لیں۔ جاوید احمد رانا نے ناکارہ ہینڈ پمپوں کو ترجیحی بنیادوں پر فعال کرنے پر بھی زور دیا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ عوام کو پانی کی قلت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔